امامیہ مشن کی چودہویں دینی خدمت

علیؑ اور کعبہ

مصنفہ

عمدۃ الافاضل و زبدۃ الاماثل مولانا سید آغا مہدی صاحب قبلہ
رکن ادارہ تحریر اخبار "الواعظ" مدرسۃ الواعظین لکھنؤ

مطبوعہ سرفراز قومی پریس لکھنؤ

(رجب ۱۳۵۲ھ)

امامیہ مشن کی چودہویں دینی خدمت ۱۴۰

بیادگار

ولادت حضرت امیر المومنین سید الوصیین علی بن ابیطالب علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام

۱۳ / رجب ۱۳۵۲ھ

یہ رسالہ ایک ایسے سوال کا جواب ہے جو اکثر پیش کیا جایا کرتا ہے کہ حضرت علیؑ کی کعبہ میں ولادت کا ثبوت کتب اہلسنت میں کہاں ہے؟

فاضل مصنف نے کمال عرق ریزی سے اہلسنت کی مستند کتب تاریخ و سیر و مناقب کا کافی ذخیرہ فراہم کردیا ہے۔

اُمید ہے کہ اہل انصاف اس رسالہ کو توجہ سے ملاحظہ فرمائیںگے۔

خادم ملت

سید ابن حسین۔

سکریٹری "امامیہ مشن"

حسین آباد۔ لکھنؤ

باسمہ سبحانہٗ والحمد

۱۹۶۲ء

امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ دنیا جسقدر حق پوش ہوتی جا رہی ہے اور آئے دن تعصب کی گھنگھور گھٹا مین افق مذہب پر چھا رہی ہین اوسکا صحیح اندازہ اون مختلف آوازون سے ہوتا ہے جو آج حق کے خلاف بلند ہین اور شاید ہی مذہب کا کوئی ایسا پہلو رہ گیا ہو جو معیان عقل کے ہاتھون نکتہ چینی کی زد مین نہ آیا ہو تحقیق مفید چیز ہے اور اسمین ایک جذب ہے جو دلون کو اپنی طرف کھینچتا ہے مگر اسیوقت تک جبکہ نیک نیتی مشعل راہ ہو چھ سات برس ادہر کا ذکر ہے کہ اخبار درنجف سیالکوٹ مورخہ ۱/۸ اکتوبر سنہ ۱۹۲۶ء مین کسی نے استفسار کیا تھا کہ۔

علی مرتضیٰ کی کعبہ مین ولادت کس کتاب سے ثابت ہے؟

سائل کی بے سوادی اور اسلامی لٹریچر سے ناواقفیت پر انتہائی افسوس کرتے ہوئے ہم نے اس موضوع پر اپنے ناچیز معلومات علمی اخبارات مین پیش کرکے بتایا تھا کہ یہ سوال کچھ نیا نہین بلکہ آج سے بہت پہلے "فاضل ابن روزبہان" نے اسکی نیو ڈالی ہے اور اون کے انوکھے اجتہادات حکمت و دانش کی آڑ مین جہل کی دھندلی تصویر کھینچکر واقعہ کی نوعیت کو

مسخ کر دینے میں پوری قوت رکھتی ہے۔ کج فہمیں فرسودہ اعتراضات کو الفاظ کی کثرت
سے نئے لباس میں پیش کرتے ہیں جس سے مطالبہ کیا جاتا ہے۔

کیا واقعی علی مرتضیٰ کعبہ میں پیدا ہوئے کعبہ میں تو حکیم بن حزام پیدا ہوا ہے؟

اس قسم کی تحریروں کا مقصد یہ ہے کہ فضیلت کے خلاف عام تنفر کی فضا پھیلا دی جائے
اور عوام کے دلوں میں یہ بات جاگزیں ہو کہ شرف کوئی مخصوص چیز نہیں بلکہ (العیاذ باللہ)
آپ کا غیر بھی اسمیں حصہ دار ہے بنا بریں خوب دل کھول کر تعصب برتا گیا اور آل محمدؐ کے
مکارم اور فضائل پر گہرے گہرے پردے ڈال کر بنی امیہ اور بنی عباس کے دور کو
نئے سرے سے زندہ کرنیکی کوشش کی مگر توبہ جب تک صفحہ قرطاس پر فضائل و مناقب
کی گلکاریاں باقی ہیں ہرگز آفتاب فضیلت پر خاک نہیں پڑ سکتی بلکہ تاریخ و سیر سے
معترض کی ہمہ گیر غفلت کا حال طشت از بام ہو کر رہیگا اور حکیم بن حزام کی ولادت
کا افسانہ اپنے اصلی خط و خال سمیت پیش ہوگا۔

اس مقصد کو پیش نظر رکھکر ہم نے اس رسالہ کی ابتدا کی ہے اور حضرات اہلسنت
کی مستند کتابوں کے اقتباسات پیش کرکے ثابت کرینگے کہ امیر المومنینؑ کا کعبہ میں متولد
ہونا ایک مسلمہ حقیقت ہے جس میں اکابر مورخین واہل سیر ہم آواز ہیں۔

وما توفیقی الا باللہ

فقیر باب اہلبیت آغا مہدی الرضوی
عقب مسجد تحسین لکھنؤ

ابن روزبہان کا خیال

المشھور بین الشیعۃ ان امیر المومنین ولد فی الکعبۃ ولم یصححہ علماء التواریخ بل عند اھل التواریخ ان حکیم بن حزام ولد فی الکعبۃ ولم یولد فیہ غیرہ

(ابطال الباطل فاضل ابن روزبہان)

ترجمہ: شیعوں میں مشہور ہے کہ امیر المومنین کعبہ میں پیدا ہوئے حالانکہ علماء تاریخ نے اسکی تصحیح نہیں کی بلکہ ارباب تاریخ کے نزدیک کعبہ میں حکیم بن حزام پیدا ہوا ہے اوسکے سوا کوئی اور کعبہ میں پیدا نہیں ہوا ۔

اقول

مجھ ایسے عدیم الفرصت اور کثیر الاشتغال کیلئے یہ تو ناممکن ہے کہ سواد اعظم اسلام کی موجودہ تمام کتابیں دیکھکر اس موضوع پر بسیط بحث کروں تاہم جو کتابیں اسوقت میش نگاہ ہیں اون کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ فاضل ابن روزبہان نے انتہائی تعصب سے کام لیکر تمام مستند کتابوں کو پس پشت ڈالدیا ہے اور مطلق خبر نہیں کہ ایک کثیر جماعت نے بڑے پرزور الفاظ میں اسبات کا ثبوت دیا ہے کہ کعبہ میں علی کے سوا کوئی دوسرا شخص پیدا نہیں ہوا ذیل میں ہم اون علما اور اہل قلم کے نام درج کرتے ہیں جنہوں نے آج بہت پہلے ہماری

تا ہمد میں آواز بلند کی ہے اگر کافی وقت ملا تو انشاء اللہ العزیز آئندہ دیگر حوالہ دیگر معتبر قلم اٹھائیں گے۔

١ ابوالحسن علی بن حسین بن علی مسعودی المتوفی ٣٤٦ھ

٢ ابوالحسن علی بن محمد بن طیب جلالی معروف بابن مغازلی شافعی المتوفی ٤٨٣ھ

٣ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری المتوفی ٦٣٢ھ

٤ کمال الدین ابو سالم قاضی محمد بن طلحہ شافعی المتوفی ٦٥٢ھ

٥ شمس الدین ابو المظفر یوسف بن قزعلی المعروف بہ سبط ابن جوزی المتوفی ٦٥٤ھ

٦ مولانا روم المتوفی ٦٧٢ھ

٧ احمد بن منصور گازرونی المتوفی ٨٥٨ھ

٨ ملک العلما شہاب الدین بن شمس الدین دولت آبادی المتوفی ٨٤٩ھ

٩ الشیخ الامام نور الدین علی بن احمد المعروف بابن صباغ مالکی مکی المتوفی ٨٥٥ھ

١٠ امام النحاۃ ملا عبد الرحمان جامی المتوفی ٨٩٨ھ

١١ حسین بن علی الواعظ الکاشفی البیہقی السبزواری المتوفی ٩١٠ھ

١٢ نور الدین علی بن برہان الدین حلبی قاہری شافعی المتوفی ١٠٤٤ھ

١٣ عبد الحق بن سیف الدین محدث دہلوی بخاری المتوفی ١٠٥٢ھ

١٤ فاضل سعید گجراتی۔

١٥ میر صالح کشفی ترمذی المتوفی ١٠٦٠ھ

۱۶ مرزا محمد معتمد خان بدخشانی ۔

۱۷ شاہ ولی اللہ احمد بن عبدالرحیم دہلوی المتوفی ۱۱۷۶ھ

۱۸ مولوی صدر الدین احمد بردوانی ۔

۱۹ شاہ محمد حسن صابری چشتی ۔

۲۰ غلام امام شہید ی حنفی ۔

۲۱ عبید اللہ امرتسری ۔

۲۲ مولوی عبدالحمید دہلوی ۔

علمائے اہلسنت مین یہ معتمد ہستیان ہین جن کی اصل عبارتین ہم نمبروار پیش کرتے ہین اور ساتھ ہی اسکے سلسلہ بالا مین اون علما شیعہ کے تصانیف سے بھی کہین کہین استدلال کرین گے جنکو دنیا اسلام نے مستند مان لیا ہے اور جنکی توثیق رجال اہلسنت کے صفحات مین گرانقدر الفاظ مین موجود ہے ۔

(انتباہ) صرف قلمی کتابون کے حوالہ نمبر صفحہ سطر کا ذکر کرتے ہوئے درج ہونگے مطبوعہ کتب کی عبارتین بحوالہ صفحات پیش کیجائینگی ۔

(۱)

ابوالحسن علی بن حسین بن علی مسعودی اپنی تاریخ مین لکھتے ہین ۔

بویع علی بن ابی طالب فی الیوم الذی قتل فیہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فکان مولدہ فی الکعبہ (مروج الذہب و معادن الجوہر بر حاشیہ تاریخ کامل

جلد ۵ صفحہ ۴۷ مطبوعہ مصر)

(ترجمہ) علی بن ابی طالب سے اوس دن بیعت کیگئی جسدن عثمان بن عفان رضؓ قتل کئے گئے اور جائے ولادت اون حضرت کی خانہ کعبہ ہے۔

مسعودی وہ مورخ ہی جسکی نسبت شمس العلما مولوی شبلی نعمانی تحریر فرماتے ہین یہ فن تاریخ کا امام ہی اسلام مین آجتک اسکی برابر کوئی وسیع النظر مورخ پیدا نہین ہوا اسکی تمام تاریخی کتابین لتین تو کسی اور تصنیف کی کوئی حاجت نہوتی "

انصاف یہ ہی کہ اگر کوئی اور مورخ خانہ کعبہ مین ولادت حضرت علی کو نہ بھی تسلیم کرتا تو صرف مسعودی کا لکھنا کافی تھا جوکہ آج سے اکہزار سال پہلے فضیلت کے اظہار مین عذر نہین کرتا

(۲)

ابن مغازلی شافعی اپنے مناقب مین لکھتے ہین۔

عن علی بن الحسین قال کنا زوار الحسین وھناک نسوۃ کثیرۃ اذا اقبلت منھن امراۃ فقلت من انت رحمک اللہ قالت انا زبدۃ بنت العجلان من بنی ساعدۃ فقلت لھا ھل عندک من شیء تحدثنی بہ قالت ای واللہ حدثتنی عمارۃ بنت

امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہین ہم زیارت حسین کر رہے تھے وہان بہت سی عورتین بھی موجود تھین انہین سی ایک عورت بڑھکر ہمارے پاس آئی ہم نے اوس سی پوچھا کہ تو کون ہی اوس نے جواب دیا کہ مین قبیلہ بنی ساعدہ مین سی ہون میرا نام زبدہ بنت عجلان ہی مین نے کہا اگر تجھے کوئی واقعہ یاد ہو

عبادة بنت نضیلة بن مالک بن
العجلان الساعدی انها کانت ذات
یوم فی نساء من العرب اذا قبل ابو
طالب کئیباً حزیناً فقلت ما شانک
قال ان فاطمہ بنت اسد فی شدة
من المخاض واخذ بیدها وجاء بها
الی الکعبہ وقال اجلسی علی اسم الله
فطلقت طلقة واحدة فولدت غلاما
نظیفا منظفا لم ار احسن وجهه
فسماه علیا وحمله النبی صلی الله
علیه وسلم حتی اتاه الی منزلها
قال علی بن الحسین فوالله ما سمعت
بشیئ قط الا وهذا احسن منه۔
(ارجح المطالب فی مناقب علی بن
ابیطالب صفحہ ۲۶۴ منقول از مناقب فقیہ
ابن مغازلی)

تو مجھ سے بیان کرو کہنے لگی مجھ سے عبادہ
بنت عبادہ بنت نضیلہ بن مالک بن عجلان
ساعدی کہتی تھی کہ مین ایک دن عرب کی
عورتون مین موجود تھی اتنے مین ابو طالب
تشریف لائے ان کے چہرہ سے آثار غم
نمایان تھے مین نے پوچھا آپ کا کیا حال ہے
وہ بولے فاطمہ بنت اسد کو درد لگے ہین پھر
فاطمہ بنت اسد کا ہاتھ پکڑ کے کعبہ مین لیگئے
اور کہا خدا کا نام لیکر یہان بیٹھو ابھی اچھی طرح
بیٹھنے نہ پائی تھین کہ ایک پاک و پاکیزہ
خوبصورت بچہ پیدا ہوا جس سے زیادہ خوش رو ہم نے
نہ دیکھا تھا ابو طالب نے اس کا نام علی رکھا
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی
آغوش مین لیکر بنت اسد کے گھر پہونچا دیا
علی بن الحسین فرماتے ہین قسم خدا کی ہم نے
اس سے بہتر کوئی بات کبھی نہین سنی۔

یہ روایت اہلسنت وجماعت کی دوسری چھوٹی بڑی کتابون مین بھی پائی جاتی ہے اور

حدیث کے الفاظ بتاتے ہین کہ ولادت حضرت علی اسقدر مشہور واقعہ تھا کہ پردہ نشین عورتین بھی اوس سے واقف تھین پھر کیون نہ امام چہارم اس حکایت کو سنکر مسرت کا اظہار کرین

(۳)

علامہ ابو جعفر محمد بن علی بن شہر آشوب سروی مازندرانی حالات ولادت تحریر کرتے ہوئے رقم فرماتے ہین ۔

فالولد الطاهر من النسل الطاهر ولد فی الموضع الطاهر فاین توجد هذه الکرامة لغیره واشرف بقاع الارض الحرم واشرف الحرم المسجد واشرف بقاع المسجد الکعبة ولم یولد فیه مولود سواه ۔ (مناقب آل ابی طالب)

بچہ خود پاک اور نسل بھی پاک جس جگہ پیدا ہوا وہ پاک علی کے سوا کہان یہ بزرگی پائی جاتی ہے کہ زمین کے تمام خطون مین شرف حرم ہے اور حرم مین زیادہ شرف مسجد الحرام کو ہے اور مسجد کے گوشون مین کعبہ سب سے شریف تر ہے جسمین علی کے سوا کوئی مولود پیدا نہین ہوا ۔

اس عبارت کو ہم ایک شیعہ عالم کی تحریر ہونیکی وجہ سے مستقل دلیل ہرگز نہ قرار دیتے مگر ابن شہر آشوب کی ذات صرف شیعون ہی مین وقیع نہین ہے اسلام کے اکثر مورخ اونکو اجلال مین ہمارے ہمصفیر ہین چنانچہ اون کی شان مین قاضی شمس الدین ابو العباس احمد بن محمد اپنی تاریخ مین ارقام فرماتے ہین ۔

محمد بن علی بن شہر اشوب الثانیہ بسین المهملة ابو جعفر السروی

المازندرانی رشید الدین الشیعی احد شیوخ الشیعة حفظ القرآن وله ثمان سنین وبلغ النهایة فی اصول الشیعة کان یرحل الیه من البلاد ثم تقدم من علوم القرآن والغریب والنحو ووعظ علی المنابر ایام المقتفی ببغداد فاعجبه وخلع علیه وکان بهی المنظر حسن الوجه صدوق اللهجة ملیح المحاورة واسع العلم کثیر الخشوع والعبادة والتهجد لا یکون الا علی وضوء اثنی علیه ابن طی فی تاریخه ثناء کثیرة توفی فی سنة ثمان وثمانین وخمسمایة (تاریخ ابن خلکان)

(ترجمہ) ابوجعفر محمد پسر علی بن شہر آشوب دوسرا سین غیر منقوط سے مازندران کے رہنے والے جن کا لقب رشید الدین تھا شیعون کے اکابر مین ایک جلیل شخص جنھون نے قرآن کا زیادہ حصہ آٹھ برس کے سن مین یاد کیا اور اصول مذہب شیعہ مین بلند درجہ پر فائز ہوئے لوگ شہرون سے تحصیل علم کیلئے آپ کی طرف آتے تھے پھر آپ علوم قرآن و نحو مین اپنے امثال و اقران پر سبقت لیگئے اور مقتفی کے دور حکومت مین بغداد کے ممبر پر وعظ کہنا شروع کیا اور شیرین بیانی نے بادشاہ کو تعجب مین ڈالدیا اور خلعت فاخرہ عطا کیا وہ جناب قبول صورت خوش رو صادق اللہجہ وسیع العلم خشوع پسند عابد و تہجد گذار تھے ہمیشہ باوضو رہتے تھے ابن ابی طے نے اپنی تاریخ مین اونکی صفت و ثنا کی ہے (افسوس ہے کہ) ۵۸۸ ہجری مین آپنے وفات پائی۔

ان گرانقدر الفاظ کے بعد کچھ بیجا نہین ہے کہ مین نے علامہ ابن شہر آشوب کا قول

مقام استدلال میں پیش کیا چنانچہ اسی بنا پر عبقات الانوار میں بھی علامہ ابن شہر آشوب کے اقوال سے جابجا تمسک کیا گیا ہے ہمارے سنی بھائی جو اپنی تنگ نظری سے اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ شیعوں میں حافظ نہیں ہوتا اس عبارت کو تعصب کی عینک اتار کر چشم بصیرت سے دیکھیں ابن خلکان نے علامہ شہر آشوب کو شیعہ تسلیم کرتے ہوئے ہشت سالہ عمر میں حافظ قرآن بتایا ہے۔

(۴)

شیخ جلیل شمس الدین ابو الحسین یحییٰ بن حسن بن حسین بن علی بن محمد بطریق حلی اسدی اپنے مناقب میں جس کا صحیح ترین اور قدیم نسخہ قلمی ناچیز کے پیش نظر ہے فرماتے ہیں

الفصل الثانی فی کنیتہ لہ علیہ السّلام کنیتان احدھما ابو الحسن ولد بمکۃ فی البیت الحرام سنۃ ثلثین من عام الفیل یوم الجمعۃ الثالث عشر من رجب لم یولد قبلہ و لا بعدہ مولود فی بیت اللہ سواہ (عمدۃ ابن بطریق)

(ترجمہ) دوسری فصل کنیت میں ہے اور حضرت کی دو کنیتیں مشہور تھیں ایک ابو الحسن ولادت آپکی مکہ میں کعبہ کے اندر ۳۰ عام الفیل میں بروز جمعہ تیرہ رجب کو واقع ہوئی اور آپکے سوا آپکے پہلے نہ کوئی بچہ کعبہ میں پیدا ہوا نہ بعد۔

یہ بھی علماء امامیہ میں ایک جلیل عالم ہیں اور ہم اون کے رشحہ قلم کو صرف اسلئے پیش کر رہے ہیں کہ رجال اہلسنت آنکے اعتبار سے مملو ہیں امام اہلسنت حافظ شہاب الدین ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی آپ کی توثیق میں یوں لکھتے ہیں۔

"یحیی بن الحسن بن الحسین بن علی الاسدی الحلی الربعی المعروف بابن البطریق قرء علی الحمص الرازی الفقہ والکلام علی مذہب الامامیہ وقرء النحو واللغۃ وتعلم النظم والنثر وجد حتی صارت الیہ الفتوی فی مذہب الامامیہ وسکن ببغداد مدۃ ثم واسط وکانت وفاتہ فی شعبان سنۃ ستمایۃ ولہ سبع وسبعون ذکرہ ابن النجار ید۔

(لسان المیزان جلد ششم ص ۲۴۷ چھاپہ حیدرآباد ۱۳۳۱ھ)

یحیی بن حسن بن حسین بن علی اسدی حلی ربعی معروف بابن بطریق آپنے علم فقہ اور کلام حمص رازی سے مذہب امامیہ کے طور پر پڑھا اور علم نحو و لغت نظم و نثر کی تحصیل کی اور اسقدر جد و جہد کی کہ مذہب امامیہ کے مفتی ہوگئے مدت تک بغداد میں قیام پذیر رہکر پھر واسط میں تشریف لائے اون کی وفات شعبان ۶۰۰ ہجری میں بعمر ۷۷ سال واقع ہوئی جیسا کہ ابن نجار ید نے ذکر کیا ہے۔

(۵)

خواجہ معین الدین چشتی اجمیری نے بھی حضرت کی ولادت کو کعبہ میں تسلیم کیا ہے اور اپنے اس مشہور قطعہ میں ذمہ دارانہ حیثیت سے تخیلات کو الفاظ کا جامہ پہنایا ہے ؎

روز بیکہ کعبہ مرتضیٰ پیدا شد سبحان اللہ — در کون و مکان جلوہ نما پیدا شد صلوات اللہ

جبرئیل ز آسمان فرود آمد و گفت ای ختم رسل — فرزند یگانہ خدا پیدا شد واللہ باللہ

صنعت مستزاد میں یہ معنی خیز رباعی ہے جسکے الفاظ کی توضیح کیلئے دفتر چاہیئے

اور خواجہ صاحب نے انتہائی وجد میں جذبات کے جس دریا کو کوزہ میں بند کیا ہے وہ انکی عقیدتمندی کی پوری نقشہ کشی کر رہا ہے پہلے مصرعہ میں ذکر میلاد کے ساتھ سبحان اللہ اسکا پتہ دیتا ہے کہ کعبہ میں ولادت ایک محیر العقول اعجاز ہے جو تعجب انگیز لب و لہجہ میں بیان کرنے کے لائق ہے دوسرے مصرعہ میں مولود کی نورانیت کو تمام کون و مکان کا "جلوہ نما" کہکر ثابت کیا ہے ایسی نور بار ہستی کیلئے کعبہ کی چار دیواری کو فانوس بنا ہی پڑا تھا آخری شعر میں پھر مولود کعبہ کے اجلال میں وحی آسمانی کو نظم کیا ہے کہ ملک نے تقسم مژدہ ولادت سنا کر تہنیت ادا کیا یہ پاکیزہ فکر ہمارے موضوع کو قوت پہونچانے میں بہت کچھ مفید ہے ۔

(۶)

کمال الدین ابو سالم قاضی محمد بن طلحہ شافعی بھی کعبہ کو حضرت علی مرتضی کی ولادتگاہ بتاتے ہیں اور اپنی کتاب کے باب اول فصل اول میں رقمطراز ہیں :-

ولد بالکعبۃ البیت الحرام وکان مولدہ بعد ان تزوج رسول اللہ بخدیجۃ بثلث سنین وکان عمر رسول اللہ یوم ولادتہ ثمانیۃ وعشرین سنۃ (مطالب السئول فی مناقب آل الرسول ص۳۷ چھاپہ لکھنؤ مطبع جعفری سنہ ۱۳۰۲ھ)

(ترجمہ) آپ کعبہ میں خاص بیت الحرام کے اندر پیدا ہوئے اور آپکی ولادت پیغمبر خدا کی خدیجہ کیساتھ شادی کے تین برس بعد ہوئی اور پیغمبر خدا کی عمر اوسوقت اٹھائیس برس تھی ۔

(۷)

شمس الدین ابو المظفر یوسف بن قزعلی معروف بسبط ابن جوزی محققانہ انداز سے ولادت علی مرتضیٰ روحی لہ الفدا پر روشنی ڈالتے ہیں ملاحظہ ہو۔

روی ان فاطمہ بنت اسد کانت تطوف بالبیت وھی حامل بعلی فضربھا الطلق ففتح لھا باب الکعبہ فدخلت فوضعتہ فیھا وکذا حکیم بن حزام ولدتہ امہ فی الکعبہ قلت وقد اخرج لھا ابو نعیم الحافظ حدیثا طویلا فی فضلھا الا انھم قالوا فی اسنادہ روح بن صلاح ضعفہ ابن عدی فلذلک لم نذکرہ (تذکرہ خواص الامہ فی فضائل الائمہ)

(ترجمہ) روایت ہے کہ فاطمہ بنت اسد طواف خانہ میں مشغول تھیں اور حامل سے تھیں پس درد زہ شروع ہوا تو ان کے لئے کعبہ کا دروازہ ہو گیا اور وہ اندر داخل ہوئیں اور بچہ کعبہ میں پیدا ہوا اور اسیطرح حکیم بن حزام کو اوسکی ماں نے کعبہ میں جنا میں کہتا ہوں کہ اسکو حافظ ابو نعیم نے روایت کیا ہے اور ایک طویل لانبی حدیث اوسکی فضائل میں نقل کی ہے مگر اونھوں نے سلسلہ سند میں روح بن صلاح کا نام لیا ہے جس کو ابن عدی نے ضعیف سمجھا ہے اسلئے ہم اوس کا ذکر نہیں کرتے۔"

اس وقت تک جو کچھ بھی ثابت ہوا تھا وہ اسقدر کہ "خانہ کعبہ مولد علیؑ تھا اور آپ کے سوا کعبہ میں کوئی پیدا نہیں ہوا۔"

لیکن اس مقام پر سبط ابن جوزی نے حکیم بن حزام کی ولادت کی بے بنیاد خبر کی

قطعی کھولدی ہی اور بتایا ہی کہ جس سلسلۂ روایت مین اس طبغرادواقعہ کی خبر ہی وہ راوی ضعیف ہونے سے اس قابل بھی نہین ہی کہ صفحۂ قرطاس پر اوس کا ذکر کیا جائے خاتمۂ اوراق مین ہم انشاء اللہ اس بحث کو چھیڑین گے قارئین کرام یاد رکھین۔

(۸)

مولانا روم جن کے اجلال مین مسلمانون کے چھوٹے بڑے سب ہم آواز ہین اور اہلسنت و جماعت کا ہر طبقہ اون کا نام سنکر سر نیاز خم کرتا ہی ایک شعر مین اپنے خیالات کا اظہار عجب گرانقدر عنوان سے فرماتے ہین ؎

اے شحنۂ دشت نجف از تو نجف دیدہ شرف
تو در پے دکعبہ صدف مستان صلامت میکنند

(ملاحظہ ہو مناقب ترمذی ص۸ سطر ۸ چھاپہ بمبئی ۱۳۲۱ھ)

یہ مستانہ کلام ہی جس کی ہر ہر لفظ بحر الفت مین ڈوبی ہوئی اور حقیقت سے رنگین ہی اور مصرعہ ثانیہ سے صاف ظاہر ہی جب کعبہ صدف ہوا تو علیؑ دُر آبدار جسکی ضیا ربانی سے مذہب کا راستہ نظر آتا ہی۔

(۹)

احمد بن منصور گازرونی اپنی کتاب مین حضرت علیؑ کو مولود کعبہ تسلیم کرتے ہین اس کتاب کا دیباچہ بایں الفاظ ہی الحمد للہ الذی قصرت الافہام عما یلیق بکبریائہ اور بتاریخ ۱۰ ماہ رمضان ۸۰۰؁ہجری مصنف اسکی تصنیف سے فارغ ہوئے ہین

ملاحظہ ہو عین عبارت۔

امہ فاطمہ بنت اسد وھی اول ھاشمیۃ ولدت لھاشمی ولدت فاطمۃ علیا فی الکعبۃ ونقل عنہا انہا کانت اذا ارادت ان یسجد لصنم وعلی فی بطنہا لم یمکنہا ولذلک یقال عند ذکر اسمہ کرم اللہ وجہہ ای کرم اللہ وجہہ من ان یسجد لصنم (مفتاح الفتوح)

(ترجمہ) ماں اون کی فاطمہ بنت اسد تھیں وہ پہلی ہاشمیہ ہیں جن سے ہاشمی ہی اولاد پیدا ہوئی اور علی فاطمہ کے بطن سے کعبہ میں پیدا ہوے اور فاطمہ بنت اسد سے منقول ہے کہ جب بت کے سجدہ کا ارادہ کرتی تھیں در انحالیکہ علی ان کے شکم میں تھے تو وہ اونھیں سجدہ سے روکتے تھے اسیوجہ سے اون کے نام کیساتھ کہا جاتا ہے کرم اللہ وجہہ یعنی خدانے اون کے چہرہ کو اسبات سے بزرگ قرار دیا ہے کہ بت کے سامنے کبھی سجدہ کرتے۔''

اس کتاب کی طرف ہمکو عبقات الانوار حدیث مدینہ نے توجہ دلائی ہے من شاء الاطلاع فلیرجع الیہ۔

(۱۰)

ملک العلماء قاضی شہاب الدین دولت آبادی ذکر ولادت میں یہ عجیب واقعہ لکھتے ہیں جو بیحد مفید مطلوب ہے آوردہ اند کہ بیشتر از زمین درون خانہ کعبہ دو سہ بار بود ند کہ ایشان را معیار الولد می گفتند وآن چنان بود کہ ہر فرزند یکہ در مکہ متولد می شد روز سوم ولد را

درون کعبہ می آوردند می نہادند آن مار کہ محک نام داشت از دیوار بیرون آمد
اگر فرزند حلال زادہ می بود بوسے میکرد و بازمی گشت و اگر فرزند حرام زادہ می بود
آن مار تف می زد و آن ولد بہوش می شد حکم می کردند کہ ولد حرام زادہ است
چون شاہ ولایت علی کرم اللہ وجہہ تولد شد درون کعبہ آوردہ اند کہ ہر دو مار فرود
آمدند و خواستند تا بوسے کنند شاہ ہر دو مار را گرفت و دریدو پارہ پارہ کرد اہل مکہ
درخروش شدند کہ محک را کشت و در گریہ شدند مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم فرمود
غمگین مشو پروردگار عالم محک عالم علی را گردانید در یک محلے دو محک نمی باشد
ہر کہ علی و فرزندان او را دوست دارد حلال زادہ است و ہر کہ دشمن دارد تواند بود
کہ حرام زادہ است (ہدایۃ السعداء)

(ترجمہ) روایت کی گئی ہے کہ قبل از بنِ کعبہ میں دو سانپ رہا کرتے تھے جن کو
معیار الولد کہتے تھے اسلئے کہ جو بچہ مکہ میں پیدا ہوتا تھا تیسرے دن بچہ کو کعبہ کے
اندر لاتے تھے اور رکھدیتے تھے وہ سانپ جسکا محک (کسوٹی) نام تھا دیوار سے
ظاہر ہوکر بچہ کو سونگھتا اگر بچہ حلالی ہوتا تو چلا جاتا اور اگر حرامی ہوتا تو وہ پھنکار
مارتا جس سے وہ بچہ غش کھا جاتا لوگ سمجھ جاتے کہ حرامی ہے جب شاہ ولایت علی کرم اللہ
وجہہ اندرون کعبہ پیدا ہوئے تو روایت ہے کہ دونوں سانپ نیچے اترے اور سونگھنا
چاہتے تھے کہ شاہ ولایت نے دونوں کو چیر ڈالا اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیے مکہ والوں میں
غلغلہ ہوا کہ کسوٹی کو فنا کر دیا سب رونے لگے حضرت سرورِ کائنات صلعم نے فرمایا کہ

رنجیدہ نہ ہو خدا وند عالم نے تمام عالم کیلئے علیؑ کو کسوٹی قرار دیا ہی اور ایک جگہ دو کسوٹیان نہین رہ سکتین جو بھی علیؑ اور ان کے دونون بچون کو دوست رکھے وہ حلال زادہ ہی اور جو دشمن رکھے وہ ہو سکتا ہو کہ حرام زادہ ہو۔

یہ عبارت بھی ہمارے مطلوب کے اثبات مین ایک گرانقدر اضافہ ہی اور ملک العلماء کا حضرت علی کو بار بار شاد ولایت لکھنا اسبات کی دلیل ہو کہ اولی الامر بھی انکے سوا کوئی نہ تھا۔

(۱۱)

امام اہلسنت شیخ نورالدین علی بن احمد معروف بابن صباغ مالکی بھی اس فضیلت کو ذات علویہ سے مخصوص قرار دیتے ہین۔

ولد علی بمکۃ المشرفۃ بداخل البیت الحرام یوم الثالث عشر من شہر اللہ الاصم الرجب الفرد سنۃ ثلاثین من عام الفیل قبل الھجرۃ ثلث وعشر سنۃ وقیل بخمس وعشرین وقبل المبعث باثنی عشرۃ سنۃ وقیل بعشر سنین ولم یولد فی البیت الحرام قبلہ احد سواہ وھی فضیلۃ خصہ اللہ تعالی بھا اجلالا لہ واعلاء لمرتبتہ واظہارا لتکرمتہ۔

(الفصول المہمہ چھاپہ ایران ص۱۲)

(ترجمہ) ولادت علیؑ مکہ مشرفہ مین اندرون کعبہ ۱۳ ماہ رجب کو جو خدا کا مہینہ ہو اور جسمین کشت وخون حرام ہونیکی وجہ سے آلات حرب کی جھنکار کبھی سنائی نہین دی

اور جو سلسلہ مین فرد ہی سنہ ۳۰ عام الفیل مین ہجرت سے ۲۳ یا ۲۵ سال پہلے اور بعثت سے دس بارہ سال پہلے آپ کے سوا خانہ کعبہ مین کوئی شخص کبھی پیدا نہین ہوا یہ وہ فضیلت ہے کہ حق تعالیٰ نے اون جناب کو اس سے اجلال منزلت اور اعلاء مرتبت اور اظہار کرامت مین مخصوص کیا ہے "

یہ عبارت بھی خانہ کعبہ کو مولد علی بتلانے مین سابق کی عبارتون سے متفق اللفظ اور کعبہ مین ولادت کو آپ سے مخصوص ثابت کرتی ہی۔

یہ الفاظ کہ لم یولد فی البیت الحرام قبلہ احد سواہ خاص طور پر توجہ کے قابل ہین معلوم ہوا کہ علامہ ابن صباغ اس طبغراد خیال پر کہ "کعبہ مین حکیم بن حزام بھی پیدا ہوا ہی" ملتفت ہو کر فضیلت کو خاص کرتے ہین یہ کہ "علی کے قبل کوئی شخص کعبہ مین متولد نہین ہوا" وہ پر زور نفی ہی جو حکیم بن حزام کی ولادت کے خیال کو نیست و نابود کر دیتی ہی اور جس سے ثابت ہوتا ہی کہ کوئی حضرت علی کا اس فضیلت مین شریک نہین ہی۔ یہ الفاظ ناظرین کو آئندہ ملا صالح ترمذی کشفی اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور فاضل بدخشانی وغیرہ کے قلم سے بھی ملین گے۔

(۱۲)

امام النحاۃ مولوی عبدالرحمان جامی اپنی مشہور کتاب شواہد النبوت مین جس کا صحیح ترین نسخہ جو سنہ ۸۹۰ھ مین بمقام مکہ معظمہ مصنف کے اصل نسخہ سے نقل کیا گیا ہے میرے سامنے ہی اوسمین وہ تحریر فرماتے ہین۔

ولادت وے بمکہ بودہ ہست بعد از عام فیل بہفت سال و بعضی گفتہ اند ولادت وے درخانہ کعبہ بودہ ہست و در وقت بعثت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پانزدہ سال بودہ است۔ (شواہد النبوۃ)

(ترجمہ) اون کی پیدائش مکہ میں سنہ عام الفیل میں ہوئی اور بعضی کہتے ہین کہ آپ کعبہ مین پیدا ہوے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے وقت پندرہ برس کے تھے۔

اس عبارت سے کیسقدر ضعف کی بو آرہی ہے جو ملا جامی ایسے محب اہلبیت کی شان سے بعید ہے ملا جامی وہ بزرگ تھے جنھون نے مدح امیر المومنین علیہ السلام مین "ہشت بند" نظم کر کے معاصرین سے خراج تحسین وآفرین حاصل کیا ہمین اسقدر ضعف رکھنے والے مرقومہ بالا انداز تحریر مین شکوہ تھا جو کتب اہلسنت مین یہ قطعہ دیکھکر جاتا رہا ؎

سوے کعبہ رود شیخ و من بسوے نجف | بحق کعبہ کہ آنجا مراست حق بطرف
تفاوتے کہ میان من است و او ہیت | کہ من بسوے گہر رفتم و او بسوے صدف

(ملاحظہ ہو مناقب ترمذی صہ سطر ۲ چھاپہ بمبئی)

(ترجمہ) شیخ سمت کعبہ کو جاتا ہے اور مین نجف کی طرف رب کعبہ مین ہی حق بجانب ہون اوس مین اور مجھ مین بڑا فرق ہے مین موتی کی طرف جاتا ہون اور وہ صدف کی سمت۔ خدا کا شکر کہ ایسے جلیل القدر شخص کے نظم و نثر کلمات سے ثابت ہوا کہ علی مرتضی کعبہ کے اندر پیدا ہوے اون کے مذاق مین مشہد علی اور کعبہ مین وہی فرق ہے جو موتی

اور صدف مین ہے۔

(۱۳)

ملا حسین واعظ کاشفی جو اہلسنت وجماعت مین بلند پایہ عالم سمجھے جاتے ہین رقمطراز ہین۔

در کتاب بشائر المصطفےٰ از یزید بن قعنب نقل می کنند کہ من با عباس بن عبد المطلب وجمعے از بنی عبد العزیٰ بازاء بیت الحرام نشستہ بودم کہ فاطمہ بنت اسد بمسجد درآمد وحالانکہ حامل بود بعلی واز حمل وے مدت نہ ماہ گذشتہ بود وبطواف اشتغال نمود ناگاہ اثر طلق وعلامت زادن بوے ظاہر شد ومجال بیرون رفتن از مسجد نماند گفت اے خداوند خانہ بحرمت بانی این خانہ کہ ولادت را بر من آسان کنی راوی گوید کہ فی الحال جدار کشادہ شد وفاطمہ بخانہ درون رفت واز چشم ما غائب گشت وما خواستیم بخانہ درائیم میسر نشد وروز چہارم بیرون آمد علی را بر دست گرفتہ امام ابو داؤد بنا کتی آوردہ کہ پیش از علی وبعد از علی ہیچکس را این شرف نبود کہ وے در حرم کعبہ متولد شدہ باشد۔

(روضۃ الشہداء صفحہ ۱۳۴ چھاپہ نولکشور ۱۸۷۳ء)

(ترجمہ) کتاب بشائر المصطفےٰ مین یزید بن قعنب سے منقول ہے کہ مین عباس بن عبد مطلب اور اولاد عبد العزیٰ کے ایک گروہ کے ساتھ روبروے بیت الحرام بیٹھا تھا کہ فاطمہ بنت اسد مسجد مین داخل ہوئین درانحالیکہ حمل سے تھین اور نو مہینہ پورے

گذر چکے تھے طواف کر رہی تھین کہ درد زہ کا اثر ظاہر ہوا اور وضع حمل کی علامتین ایسی نمایان ہوئین کہ مسجد سے باہر جانے کی حالت نہ رہی تو انھون نے بارگاہ صمدیت مین عرض کیا اے گھر کے مالک تجھے اسکے بنانیوالے کی بزرگی کا واسطہ سختی کو مجھپر آسان کر راوی کہتا ہے کہ فوراً دیوار شق ہوئی اور فاطمہ اندر چلی گئین اور ہماری نگھون سے غائب ہوگئین اور ہم نے چاہا کہ کعبہ مین ہم بھی داخل ہو جائین تو کسی طرح اندر پہونچ نہ سکے چوتھے دن نکلین تو علی کو ہاتھون پر لئے ہوئے تھین امام ابوداؤد بناکتی کہتے ہین کہ علی سے پہلے اور ان کے بعد کسی کو یہ شرف حاصل نہین ہوا کہ وہ کعبہ مین پیدا ہو"۔

اس عبارت مین دو باتین قابل غور ہین ایک تو یہ کہ جب فاطمہ بنت اسد کعبہ مین پہونچ گئین تو حاضرین نے بھی چاہا کہ ہم اندر پہونچکر واقعہ ولادت دیکھین مگر کسی کا دسترس نہوا اور کعبہ مین پہونچنے کی کوشش ناکامیاب رہی یہ اعجاز نہین تو کیا ہے؟ کہ ایک عورت تو کعبہ مین آجاتی ہے اور مردون کی تدبیرین کارگر نہین ہوتین دوسرے امام ابوداؤد بناکتی کی رائے نوٹ کرنیکے لائق ہے وہ بھی کعبہ مین ولادت کے حامی اور آپ سے اس شرف کو خاص کہتے ہین۔

(۱۴)

علامہ نورالدین حلبی شافعی حالات سرور اکرم مین رقمطراز ہین:۔

وفی سنۃ ثلاثین من مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم ولد علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فی الکعبہ ۔ (انسان العیون فی سیرۃ الامین

المامون ملقب بہ سیرت حلبیہ جز سویم صفحہ ۱۱۷ چھاپہ مصر ۱۲۸۰ھ)

(ترجمہ) اور ۳۰ سنہ ہجری مین ولادت پیغمبر خدا صلعم سے علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کعبہ مین پیدا ہوئے یہ تاریخی ثبوت ایسا گرانقدر ہی جس کے بعد کوئی شک و شبہ باقی نہ رہنا چاہیے۔

(۱۵)

شیخ عبدالحق بن سیف الدین محدث دہلوی بخاری لکھتے ہین۔

گفتہ بودند کہ نام کردہ بود اورا مادر وی فاطمہ بنت اسد حیدرہ بنام پدرش اسد و حیدرہ نام اسد است و چون قدوم آورد ابو طالب مکروہ پنداشت این نام را پس تسمیہ کردہ است بعلی و تسمیہ کرد اورا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بصدیق کذا فی ریاض النضرۃ و تکنیہ کردہ است بہ ابی الریحانتین و نیز لقب کردہ است بہ بیضۃ البلد و امین و شریف و ہادی و مہتدی و ذی الاذن الواعیہ و یعسوب الامہ و گفتہ اند کہ بود ولادت وے در جوف کعبہ (مدارج النبوۃ)

(ترجمہ) علی بن ابی طالب کا نام اونکی ماں فاطمہ بنت اسد نے حیدرہ اپنے باپ اسد کے نام پر رکھا اور جب ابو طالب آئے اور اون کو یہ نام پسند نہ آیا تو انھون نے علی نام رکھا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدیق نام رکھا جیسا کہ ریاض النضرہ مین ہی اور کنیت رکھی ابو الریحانتین اور نیز بیضۃ البلد اور امین اور شریف و ہادی و مہتدی اور ذو الاذن الواعیہ اور یعسوب الامہ لقب رکھے اور راویون کا بیان ہی کہ

ولادت اون حضرت کی اندرون کعبہ ہوئی۔

(۱۶)

فاضل سعید گجراتی جو اجلہ اہلسنت بین ہین شیخ قطب الدین حنفی کی مشہور تصنیف کتاب الاعلام باعلام مسجد اللہ الحرام کے حاشیہ مین تحریر فرماتے ہین۔

قولہ وفی مکہ مواضع مبارکہ وموالید متیمنہ ومساجد مشہورۃ فمنھا مولد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فھو بالقرب من مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقرب جبل ابی قبیس فی قفاہ فی شعب یقال لہ شعب علی بہ مسجد یصلی فیہ اقول سبحانک ھذا بھتان عظیم مولد علی کرم اللہ وجہہ اصل الکعبہ وجوفہا کما یشھدبہ الروایات من الثقات وامثال ھذہ المقالات من وضع المتعصبین لاھل بیت النبوۃ عصمھم اللہ المسلمین الثابتین علی طریقۃ اھل السنۃ والجماعۃ ورفض بدع اھل التعصب (حاشیہ کتاب الاعلام)

(ترجمہ) قول مصنف۔ اور مکہ مین مبارک جگہین اور مقامات پیدائش اور مشہور مسجدین ہین منجملہ اوس کے مقام پیدائش حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہے جو مولد نبی سے قریب ہے اور کوہ ابو قبیس کے نزدیک اوسکی پشت پر واقع ہے جسے شعب علی کہتے ہین وہان ایک مسجد بنی ہوئی ہے جسمین لوگ نماز پڑھتے ہین۔ مین کہتا ہون اے خدا پاک و منزہ ہے تو یہ عظیم بہتان ہے مولد علی کرم اللہ وجہہ خود کعبہ

کے اندر ہے جیسا کہ ثقات کی روایتین بتاتی ہین ایسے اقوال اہل بیت نبوت سے تعصب کرنیوالون نے گڑھ لئی ہین محفوظ رکھے اس سے خدا مسلمانون کو جو اہل سنت جماعت کے طریقہ پر ثابت ہین اور اہل رفض کے تعصب سے بچائے۔

(۱۷)

میر محمد صالح حسینی ترمذی کشفی بن عبد اللہ اکبر آبادی مناقب مین لکھتے ہین۔

از یزید بن قعنب مرویست کہ من با عباس بن عبد المطلب بودم و جمعی از بنی عزی بازاء بیت اللہ الحرام نشستہ بودند فاطمہ بنت اسد بمسجد در آمد و در عین طواف اثر طلق بروے ظاہر شد چون مجال بردن رفتن نماند گفت خداوندا بحرمت این خانہ متبرک ولادت برمن آسان کردان راوی گوید دیدم کہ دیوار خانہ کعبہ شق شد و فاطمہ درون رفت و روز چہارم امیرؑ را بر دست گرفتہ برون آمد اُدو بناکتی گوید کہ پیش از امیرؑ و بعد از وے ہیچکس باین شرف عظمی مشرف نگشتہ کہ در خانہ کعبہ متولد شدہ باشد۔ (مناقب ترمذی کشفی ص ۷۸ چھاپہ بمبئی ۱۳۲۱ھ)

فاضل مصنف نے روضۃ الشہداء کی عبارت نقل کی ہے جو ما قبل کے صفحات مین گذر چکی اسی وجہ سے ترجمہ کی ضرورت نہین دوسرے صفحہ مین اپنے تخیلات کو نظماً یون ادا کرتے ہین

در فضائل بے نظیر آمد علی | بر ہمہ عالم امیر آمد علی
آن علی کو مادرش در کعبہ زاد | آنکہ بر دوش نبی پا نہاد

آن علی کو نامش از غیب آمده انچہ از غیب است بے عیب ہو

(مناقب ترمذی ص۸۹)

(۱۸)

مرزا محمد بن معتمد خان بدخشانی اپنی دو کتابوں مین نہایت پر زور لفظون مین کعبہ مین علوی ولادت کا ثبوت دیتے ہین -

(پہلی کتاب)

کانت ولادت امیر المومنین کرم اللہ وجہہ یوم الجمعہ الثالث عشر من رجب بعد عام الفیل ثلثین سنہ بمکہ فی البیت الحرام وسمتہ امہ حیدرہ

(مفتاح النجا فی مناقب آل العباء)

(ترجمہ) اور ولادت امیر المومنین کرم اللہ وجہہ کی ۱۳ ر رجب بروز جمعہ ۳۰ سنہ عام الفیل بمقام مکہ کعبے کے اندر واقع ہوئی اور اون کی مان نے اون کا نام حیدر رکھا

(دوسری کتاب)

فاضل بدخشانی کو مفتاح النجا کی تدوین کے بعد کتاب کے مختصر کرنے کا خیال پیدا ہوا اور صرف اون مطالب کو جو صحت و اعتبار کے لحاظ سے نا قابل انکار تھے علیحدہ کتابی صورت مین جمع کر کے فضائل اہلبیت کی ایک دوسری خدمت انجام دی اور اس تخلیص المفتاح مین بھی اپنے ممدوح کو مولود کعبہ تسلیم کرنے مین عذر نہ ہوا ملاحظہ ہو دوسری عبارت -

کانت ولادة علی کرم اللہ وجھہ یوم الجمعہ لثلث عشر خلت من رجب بعد عام الفیل بثلثین سنۃ بمکۃ وروی انہ ولد فی البیت الحرام ولم یولد فی البیت احد سواہ ولا قبلہ ولا بعدہ الا ھی فضیلۃ خصۃ اللہ بھا۔ (نزل الابرار باصح من مناقب اہل بیت الاطہار)

(ترجمہ) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ولادت بروز جمعہ ۱۳ رجب ۳۰ سنہ عام الفیل میں بمقام مکہ واقع ہوئی اور روایت ہے کہ وہ جناب خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے اور حجرہ کعبہ میں کوئی نہ ان سے پہلے پیدا ہوا نہ بعد یہ وہ فضیلت ہے جس سے خدا نے ان ہی کو مخصوص کیا تھا۔

(۱۹)

شاہ ولی اللہ احمد بن عبدالرحیم محدث دہلوی جو شاہ عبدالعزیز دہلوی مصنف تحفہ اثنا عشریہ کے والد ہیں اور جو ہندوستان میں بارہویں صدی کے مجدد مانے گئے ہیں وہ تحریر فرماتے ہیں۔

قد تواترت الاخبار ان فاطمہ بنت اسد ولدت امیر المومنین علیا فی جوف الکعبۃ فانہ ولد یوم الجمعۃ الثالث عشر من شہر رجب بعد عام الفیل بثلثین سنۃ فی الکعبۃ لم یولد فیھا احد سواہ قبلہ ولا بعدہ (ازالۃ الخفاء)

(ترجمہ) اخبار متواترہ سے ثابت ہے کہ امیر المومنین علی فاطمہ بنت اسد کے بطن سے

کعبہ مکرمہ اندر ۱۳ رجب بروز جمعہ ۳۰ عام الفیل مین پیدا ہوے اور کعبہ مین انکے سوا کوئی دوسرا پیدا نہین ہوا نہ اون سے پہلے نہ بعد اس عبارت مین محدث دہلوی نے ذمہ دارانہ حیثیت سے واقعہ ولادت کو خبر متواتر تسلیم کیا ہے اور اوسکی ساتھ کعبہ مین آپکے غیر کی ولادت کی بزور نفی کی ہے جس سے دشمن کے تمام خیالات کا قلع قمع ہوکر حقیقت بے نقاب نظر آتی ہے۔

(۳۰)

مولوی صدر الدین احمد بردوانی جو متاخرین علماء اہلسنت مین ہین لکھتے ہین۔

ولادت او در جوف کعبہ بود بعد از عام الفیل سی سال روز جمعہ سیز دہم ماہ رجب۔ (روائح المصطفے صفحہ ۱ مطبوعہ مطبع احمدی کانپور ۱۳۰۲ھ ہجری)

(ترجمہ) ولادت اون حضرت کی خانہ کعبہ مین جمعہ کے دن ۱۳ رجب ۳۰ سنہ عام الفیل مین ہوئی۔

(۳۱)

شاہ محمد حسن صابری چشتی اپنی مبسوط "تاریخ مین لکھتے ہین۔

تاریخ ۱۸ رجب بعد گذرنے ۳۰ سال عام الفیل روز جمعہ وقت چاشت اور دس سال چھہ دن پہلے بعثت رسول خدا سے خانہ کعبہ مین آپ پیدا ہوے۔

(آئینہ تصوف صـ۹ چھاپہ رامپور ۱۳۱۱ھ)

(۲۲)

اس روایت کی شہرت اور زبان زدگی خلق کا یہ عالم ہی کہ اہلسنت کے ادبا و شعرا تک نے نظماً اس کو ادا کیا ہی۔ ملاحظہ ہو۔

منشی عدیم النظیر غلام امام شہید اپنی مشہور انشا میں ضمناً مدح اہلبیت کی طرف عنان توجہ مبذول کرتے ہیں ؎

مرا سینہ ہی بیشہ بود و باش شیر یزدان کا ۔۔۔ فضائے لامکان سی فرب ہے مرغ بستان کا
جو پوچھا مین نے اوسکا مرتبہ سیر طریقت سے ۔۔۔ بتایا کان مین مجکو علیؑ ہی نام یزدان کا
بتون کے توڑنے مین اوسکے ابراہیم ہمسر تھا ۔۔۔ اگر ہوتا نہ زیر پا کتف شاہِ رسولان کا
بہت دشوار تھا دلیوار کیونکر پھاندتی اُمت ۔۔۔ اگر وہ در نہ ہوتا مصطفےٰ کی شہر عرفان کا

شرف حاصل ہوا ہی کعبہ کو اوسکی ولادت سے
پرستش گاہ محشر تک رہیگا ہر مسلمان کا

(انشا بہار بیخزان)

ان اشعار مین فاضل ناظم نے کعبہ مین ولادت علیؑ کو تسلیم کرتے ہوئے خانہ خدا کے تشرف کا سبب قرار دیا ہی یہ مضمون آفرینی بھی یاد رکھنے کے لائق ہی۔

(۲۳)

مولوی عبید اللہ بن منظر جمال المتخلص بہ بسمل امرتسری سوانح عمری حضرت امیر المومنین علیہ السلام باب چہارم موسوم بہ العروۃ الوثقی فی خصائص المرتضی مین لکھتے ہین۔

جناب امیر علیہ السلام کا تولد اتوار کی رات رجب کی تیئیسوین سنہ ۹۲۰ سکندری کو ہوا ان دنون ہرمز کا بیٹا پرویز فارس کا بادشاہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے تین برس شادی ہونے کے بعد آپ عین خانہ کعبہ بیت اللہ شریف مین تولد ہوے اسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سن مبارک اٹھائیس برس کا تھا۔

(ارجح المطالب صہ ۴۲۶ چھاپہ نولکشور لاہور)

(۲۴)

فاضل معاصر مولوی عبدالحمید خان دہلوی سیر الخلفاء مین لکھتے ہین۔

طبقات ابن سعد اور اسد الغابہ مین لکھا ہی کہ حضرت علی مکہ مکرمہ مین بروز جمعہ بتاریخ ۱۳ ارجب ۳۰ سنہ عام الفیل پیدا ہوے آپ سے پہلے خاص بیت اللہ شریف کی چار دیواری کے اندر کوئی بچہ پیدا نہین ہوا سیدنا حضرت علی اگرچہ چوتھے خلیفہ سمجھے جاتے ہین لیکن درحقیقت وہ ہر خلیفہ کے زمانہ مین صاحب اقتدار اور اثر رکھتے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب حضرت ابوبکر صدیق خلیفہ ہوے تو حضرت علی ان کو امداد دیتے رہے بعد انکے جب عمر فاروق خلیفہ ہوے تو انکے بھی سب سے بڑے مددگار حضرت علی تھے پھر حضرت فاروق کے بعد جب حضرت عثمان ذوالنورین خلیفہ ہوئے تو حضرت علی ان کو بھی امداد دیتے رہے۔

(رسالہ مولوی دہلی جلد ۸ نمبر ۲ مورخہ ۱۲ ر شعبان سنہ ۱۳۴۷ ہجری)

یہ تھے علماء اہلسنت کی وہ مستند بیانات جن سے امیر المومنینؑ کا مولود کعبہ ہونا ثابت ہے اور اب کسی مزید ثبوت کی ضرورت نہیں ان مین زیادہ تر وہ ارباب کمال ہین جن کو فن تاریخ کا امام تسلیم کیا گیا ہے انکی زرین عبارتین دیکھنے کے بعد ابن روزبھان کا قول یاد آتا ہے "لم یصحح علماء التواریخ کعبہ مین ولادت کو مورخین نے صحیح نہین سمجھا" اور یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا مسعودی اور نور الدین علی حلبی شافعی اور کمال الدین بن طلحہ اور سبط ابن جوزی وغیرہ ایسی ہستیان تاریخی ذوق سے معرا ہین؟ مبارکباد کے لائق ہے وہ ذات جس کے فضائل دشمنون کی زبان پر جاری ہوئے اور دشمنون کی مہتم بالشان قوتون کے چھپانے سے چھپ نہ سکے جتنی کوششین حقیقت کے خلاف کی گئین اتنا ہی تاریخ نے امانت داری کیساتھ مناقب کو پیش کر دیا اور متعصبین کو نامرادی کا روز سیاہ دیکھنا پڑا نہ طبزاد حدیثین مفید ہوئین نہ خود ساختہ اقوال فائدہ مند ہوئے عصبیت کے پر زور مظاہرہ کے ساتھ آفتاب فضیلت کی چمک بڑھتی گئی۔

مولود کعبہ عیسائی نقطہ نظر سے

امیر المومنین علی بن ابی طالب صلوات اللہ و سلامہ علیہ کی کعبہ مین ولادت نہ صرف اسلامی نقطہ نظر سے ثابت ہے بلکہ عبد المسیح انطاکی بھی جو ملک شام کے قدیم شہر حلب کے عیسائی عالم ہین اپنے معرکہ آرا قصیدہ مین جو ۵ ہزار ۹۰ عربی اشعار پر مشتمل ہے

اعتراف کرتے ہین ؎

فی رحبۃ الکعبۃ الزھرا قد انبثقت | انوار طفل وضائت فی مغانیھا
قالوا ابن من فاجیبوا انہ ولد | من نسل ھاشم من اسمی دراریھا
ھنوا اباطالب الجواد والدہٗ | والام فاطمۃ ھیوا نھنیھا

(ترجمہ) کعبہ معظمہ کی فضا مین ایک نومولود بچہ کے چہرہ کی چھوٹ پھیل گئی اور ایک مرتبہ اسکے درودیوار کو روشن کردیا لوگ پوچھتے ہین یہ کس کا فرزند ہی بتلادو کہ یہ بنی ہاشم کے خاندان کی بلند ترین نسل کا مبارک بچہ ہی اوسکے باپ سخی اور جواد ابوطالب کو اس فرزند کی تہنیت پیش کرو اور چلو چل کر اسکی ان فاطمہ بنت اسد کو مبارکباد دین ۔

قصیدہ طویل در واقعہ ولادت پے در پے اشعار مین نظم کیا گیا ہی جس کی تفصیل کی چندان ضرورت نہین ان اشعار کے ساتھ فاضل شاعر نے جو شرح کی ہی وہ سرمہ کش دیدہ دل ہی ۔

کانت ولادۃ سیدنا و مولانا امیر المومنین فی العام الثلاثین لولادۃ المصطفی علیہ و علی الہما الصلوۃ والسلام علی ما حقق المحققون فیکون ولادتہ الشریفہ حول ۶۰۱ مسیحیۃ من بشائر سعدہ علیہ صلوات اللہ انہ ولد فی الکعبۃ ولم نعلم فیھا فاستبشر بذلک ابوہ و عمومتہ عندو لادتہ الشریفۃ دعتہ امہ حیدرۃ و معنی ھذہ الکلمۃ الاسد وکانھا ارادت ان تسمیھا باسم ابیھا ۔

(ترجمہ) ہمارے سردار اور آقا کی پیدائش ارباب تحقیق کے ارشاد کے موافق حضرت رسولؐ کی ولادت سے ۳۰ سال بعد ہوئی اور اس حساب سے ولادت آپکی تقریباً ۶۱۰ء میں واقع ہوئی اور پیدائش کے مسوخصوصیات سے یہ ہے کہ آپ کعبہ کے اندر پیدا ہوے اور آپ کی ولادت سے باپ چچا سب ہی خوش ہوئے ان لئے جیدؔ کہہ کے پکا را جسکے معنی شیر کے ہین گویا مقصود یہ تھا کہ اپنے باپ کے نام پر نام رکھین "۔

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ کعبہ مین ولادت کا ہونا اتنی محدود حیثیت نہین رکھتا کہ اوس کا اثر صرف اسلامی لٹریچر تک ہو بلکہ اسقدر غیر معمولی شہرت پا چکا ہے کہ خواہ مخواہ عیسائیون کو اوسے تسلیم کرنا پڑا اور کعبہ مین ولادت کے قائل ہونیوالون کو محقق کا خطاب ملا۔

حکیم بن حزام کی ولادت پر اجمالی نظر

گو اس سے قبل ثابت کیا جا چکا ہے کہ کعبہ مین جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب صلوات اللہ وسلامہ علیہ کے سوا کوئی فرد بشر پیدا نہین ہوا مگر پھر بھی ہمارا دعوی تشنہ بیان ہے اور مطلب پر ایک ہلکا سا پردہ پڑا ہے جس کے اٹھانے کیلئے دو تنقیحین قائم ہونا ضروری ہین۔

(۱) حکیم بن حزام کون تھا۔

(۲) اوسکی ولادت کب ہوئی۔

ان دونون تنقیحون پر بحث کرنیکے بعد واقعہ کی نوعیت ظاہر وآشکار ہوکر نقاب کشائی آسان ہی۔

پہلی تنقیح اس سے کوئی شخص انکار نہین کرسکتا کہ حکیم بن حزام نے ولادت کے بعد مدتون کفر والحاد کی زندگی بسر کی ہی جن لوگون نے اوسکی پیدائش پر روشنی ڈالی ہی اونھون نے کوئی بات ایسی نہین بیان کی جس سے اوسکا اجلال عام نگاہون مین ظاہر ہو علامہ ابن عبدالبر واقعہ ولادت کو حسب ذیل الفاظ مین لکھتے ہین۔

ان امہ دخلت الکعبۃ فی نسوۃ من قریش وھی حامل فضربھا المخاض فاتیت بنطع فولدت علیہ (استیعاب فی فضائل الاصحاب ص۱۲۲)

حکیم بن حزام کی مان کعبہ مین چند زنان قریش کیساتھ داخل ہوئی درانحالیکہ حمل سے تھی پس درد شروع ہوگیا اور فرش لاکر بچھا دیا جس پر حکیم بن حزام پیدا ہوا۔"

اگر اس واقعہ مین کچھ بھی صداقت ہوتی تو قریش مین کعبہ کو جو مرکزی حیثیت حاصل تھی اوس کو ملحوظ رکھتے ہوے ہم کہتے کہ اس قسم کے اتفاقی حادثہ کعبہ مین بہت ہوے ہون گے مگر صاحب استیعاب کے غیر ذمہ دارانہ الفاظ جسمین نہ تو کعبہ کے اندر ولادت کی تصریح ہی نہ سلسلہ سند کی کوئی بحث کی ہی اور نہ ماخذ کا کچھ ذکر ہی خود بتاتے ہین کہ قصہ طبعزاد ہی اور پھر اوسوقت جبکہ سبط ابن جوزی ایسے محقق نے روایت کو ضعیف سمجھکر تذکرہ کے لائق بھی نہ سمجھا

شہید ثالث علامہ شوستری کا جواب

اس مقام پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ علامہ قاضی نور اللہ شوستری کے رشحہ قلم کو بھی نقل کر دین آپ فاضل ابن روزبھان کے جواب مین فرماتے ہین۔

حکمہ بعدم التصحیح سقیم بعد ما روی المصنف ذلک من کتاب بشائر المصطفیٰ وقد رواہ عن یزید بن قعنب و رواہ ابن مغازلی مرفوعا الی علی بن الحسین علی ما نقلہ صاحب کشف الغمۃ وکفی بروایۃ مثلھما من اھل السنۃ حجۃ لنا علیھم کما مر وجھہ مراراً ایضاً کما صرح بہ الراوی الفضیلۃ والکرامۃ فی ان باب الکعبۃ کان مقفلا و لما ظھر اثار وضع الحمل علی فاطمۃ بنت اسد رضی عند الطواف خارج الکعبۃ افتتح الباب باذن اللہ تعالیٰ وھتف لھا ھاتف بالدخول وعلی تقدیر صحۃ تولد حکیم بن حزام قبل الاسلام علی وسط بیت اللہ الحرام فانما کان بحسب الاتفاق کما یتفق سقوط الطفل عن المراۃ والحمل عن البقرۃ فی الطریق وغیرہ علی انہ لا ندعی التشرف بولادتہ فی الکعبۃ فانہ ھو الکعبۃ الحقیقیۃ لاھل الانتباہ وقبلۃ اقبال المقبلین الی اللہ کما روی عنہ انہ قال نحن کعبۃ اللہ ونحن قبلۃ اللہ۔ (احقاق الحق)

اوسکی صحت کے خلاف آواز بلند کرنا سقیم ہے اسلئے کہ جب مصنف نے بشائر المصطفیٰ

سے روایت اخذ کی اور اوسمین یزید بن قعنب سے روایت کی گئی اور اُسے ابن مغازلی نے نقل کیا جس کا سلسلہ سند امام زین العابدین علیہ السلام تک پہونچتا ہی جیسا کہ صاحب کشف الغمہ نے اوسے نقل کیا ہی تو علمار اہلسنت مین سے ایسے دو شخصون کی روایت اون پر ہماری حجت قائم ہونے کیلیئے کافی ہی جیسا کہ بارہا ذکر آچکا ہی اور نیز تصریح راوی کی بنا پر فضیلت اور بزرگی اس امر مین ہی کہ دروازہ کعبہ کا مقفل تھا اور جب آثار وضع حمل طواف کرتے وقت بیرون کعبہ فاطمہ بنت اسد پر طاری ہوے تو اون کیلیئے حکم خدا سے کعبہ کا در کھلا اور ہاتف نے اندر اون کے داخل ہونے کی روایت کی۔

اور اگر حکیم بن حزام کی ولادت کو قبل اسلام خانہ کعبہ مین فرض بھی کر لین تو وہ ایک اتفاقی امر تھا جس طرح اتفاقاً عورتون کا حمل گرجاتا ہی اور راستہ مین گائے بچہ جن دیتی ہے علاوہ اسکے ہم اسبات کے مدعی تھوڑی ہین کہ کعبہ مین ولادت سے اون کیلیئے کوئی شرف ہوا اسلیئے کہ وہ جناب خود کعبہ حقیقی ہین اور خدا کی طرف توجہ کرنیوالون کیلیئے قبلہ جیسا کہ اون جناب سے روایت ہی کہ کعبہ خدا ہم ہین اور قبلہ خدا ہم ہین "

اس عبارت مین شہید علیہ الرحمہ نے صرف ابن مغازلی کی روایت سے استدلال کیا ہی جس کو ہم نذر قرطاس کر چکے ہین مگر خدا کا شکر کہ ہم نے علمار اہلسنت کی ایک بڑی تعداد کے قلم سے حکیم بن حزام کی ولادت کو بے نبیاد ثابت کر دیا۔ اب صاحب

ابطال لباطل کا یہ کہنا کہ المشہور بین الشیعۃ ان امیر المومنین ولد فی الکعبۃ سراسر ہٹ دھرمی اور انصاف کیخلاف ہے بلکہ ابن روزبہان کی عبارت کو اس طرح ہونا چاہیئے۔

المشہور بین السنۃ والجماعۃ ان امیر المومنین ولد فی الکعبۃ لیکن ہم بہرحال ابن روزبہان کے شکر گذار ہین کہ انھون نے بآن عصبیت حضرت کو امیر المومنین تسلیم کیا ہے اور ہم کو یہ کہنے کی گنجائش ہوئی کہ جو صحیح معنون مین امیر المومنین ہو اوسکی جا ولادت کیلئے وہی جگہ موزون ہے جو زمین مین منتخب ہو اور یہ بات صرف کعبہ مین تھی۔

دوسری تنقیح

اگرچہ ضمناً یہ ثابت ہو چکا ہے کہ جو لوگ حکیم ابن حزام کی ولادت کے قائل ہین وہ بھی یہ کہتے ہین کہ حکیم بن حزام کفر کی حالت مین پیدا ہوا لہذا اوسکی شان کعبہ مین ویسی ہے جیسا کہ خانہ خدا مین بتون کی حیثیت تھی پھر بھی مزید تبصرہ کی ضرورت ہے علامہ ابن عبدالبر لکھتے ہین۔

کان مولدہ قبل الفیل بثلث عشرۃ سنۃ وعاش حکیم بن حزام فی الجاہلیۃ ستین سنۃ وفی الاسلام ستین سنۃ وتوفی بالمدینۃ فی خلافۃ معاویہ سنۃ اربع وخمسین وھو ابن مایۃ وعشرین سنۃ (استیعاب جلد اول صفحہ ۱۳۲)

حکیم بن حزام سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت سے تیرہ برس پہلے پیدا ہوا اور ۶۰ برس ایام جاہلیت مین اور ساٹھ برس اسلام مین رہا اور مدینہ مین امیر معاویہ کے دور حکومت ۵۴ھ مین ۱۲۰ برس کی عمر مین وفات پائی"۔

ہمارے خیال مین یہ فیصلہ کن عبارت ہے جس کے مطالعہ کے بعد اب کوئی شبہ باقی نہین رہتا اور آسانی کے ساتھ فیصلہ کیا جاسکتا ہے کہ اگر ہم تسلیم بھی کرلین تو جو شخص پیغمبر خدا کی ولادت سے تیرہ ۱۳ برس پہلے فترت کی تاریکی اور لامذہبی کی گھٹاؤن مین کعبہ مین پیدا ہوا ہو اوس کا مسلمانون مین کیا وقار ہو سکتا ہے۔ پیغمبر اسلام کی ولادت سے پہلے کعبہ مین جو واقعات ظہور پذیر ہون اون کا اسلام ہرگز ذمہ دار نہین ہے اور جو شخص ساٹھ برس کی طویل مدت تک کفر وشرک کی زنجیرون مین مقید رہا ہو اوسکو کعبہ کے شرف سے کوئی حصہ نہین پہونچ سکتا۔ شیخ زین العابدین عمر بن محمد بن ابی الفوارس وردی مصری شافعی نے لکھا ہے کہ حکیم بن حزام ۸ھ ہجری مین اسلام لایا (ملاحظہ ہو تاریخ ابن وردی جلد اول ص ۱۳ چھاپہ کلکتہ ۱۲۸۵ھ)

دوسری لفظون مین اسکے معنی یہ ہوے کہ پیغمبر اسلام کی وفات سے ڈھائی برس پہلے جو شخص مسلمان ہوا ہو اوسکو اوس مقدس ہستی کے مقابلہ مین پیش کیا جاتا ہے کہ جو سب سے پہلے ایمان لایا۔

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی
کین رہ کہ تو میروی بترکستان است

ابن ابی الحدید معتزلی کی رائے ایک نظر

واقعہ نگاری کی حیثیت سے ہمارا فرض ہے کہ شارح نہج البلاغہ کی ابلہ فریبی پر بھی
ناظرین کو مطلع کرتے جائیں اسلاف کی کورانہ تقلید میں آپ کو بھی شاہ راہ ہدایت
نظر نہ آئی اور "مذبذبین بین ذلک" کے مصداق بننے کے شوق میں لکھتے ہیں۔

واختلف فی مولد علی این کان فکثیر من الشیعۃ یزعمون انہ ولد
فی الکعبۃ والمحدثون لا یعترفون بذلک ویزعمون ان المولود فی
الکعبۃ حکیم بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبد العزی۔

(شرح نہج البلاغہ جلد اول ص۳)

علی بن ابی طالب کی جائے ولادت میں اختلاف ہے شیعوں میں ایک کثیر
جماعت گمان کرتی ہے کہ وہ کعبہ میں پیدا ہوئے لیکن محدثین کو اس سے انکار
ہے اور ان کا گمان ہے کہ کعبہ میں حکیم بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبد العزی
پیدا ہوا۔

ہمیں افسوس ہے کہ ابن ابی الحدید ایسے شخص نے مولد حضرت علیؑ کا ذکر
کرتے ہوئے اپنی آنکھوں پر حجاب غفلت ڈال لئے اور تمام کتب سیر و تاریخ سے
قطع نظر کرلی اور کعبے کے مولد علی ہونے کو شیعوں کے سر تھوپا گویا تمام وہ کتابیں
جس میں حضرت کی ولادت کا ذکر ہے ان کی نظر سے گذری ہی نہیں طرفہ یہ کہ

فاضل ابن روزبہان کی شاگردی مین نئی بات کہی اونھون نے اس واقعہ کا ثبوت مورخین کے قلم سے طلب کیا تھا انھون نے لفظ بدل کے محدثین کے انکار کو دلیل قرار دیا ہی اسکے معنی یہ ہین کہ فاضل ابن روزبہان اور ابن ابی الحدید رجال کے خلاف اعلان جنگ کرنا چاہتے ہین اور تمام وہ مورخین جنھون نے جناب امیرؑ کو مولود کعبہ کہا ہی صاحب ابطال الباطل کے نزدیک مورخ نہ تھے اور وہ تمام محدثین جنھون نے اپنے قلم سے اس واقعہ کا ثبوت دیا ہی ابن ابی الحدید کے نزدیک فن حدیث سے معرا تھے یہ وہ تعصب انگیز تخیلات ہین جو اہل عقل مین کبھی مقبول نہین ہو سکتے۔ ہمارے جلیل القدر عالم علی بن عبداللہ بن علی البحرانی شارح نہج البلاغہ کا جواب دیتے ہوے لکھتے ہین۔

فلا التفات حینئذٍ لتوقف ابن ابی الحدید فی ذلک نزعما ان المحدثین لا یعترفون ویزعمون ان المولود فی الکعبۃ حکیم بن حزام اذلا عبرۃ بزعمهم بعد ما سمعت فیہ من الصحۃ ولا ریب ان المحدثین زعموا ھذہ الفضیلۃ لحکیم بن حزام لینا قضوا ۔ ما ورد لامیر المومنین کما ھی عادتھم والحق لا یزید الا علوا وظھورا والصدق لا یزال یتوقد ضیاءً ونورا ۔

(منار الهدیٰ فی اثبات النص علی الائمۃ النجباء)

ابن ابی الحدید کے اس جگہ توقف کرنیکی طرف التفات کی ضرورت نہین دراَنحالیکہ

اوسکا گمان ہو کہ محدثین اس کا اقرار نہین کرتے اور اپنے نزدیک سمجھتے ہین کہ کعبہ مین پیدا ہونیوالا حکیم بن حزام تھا اون کے زعم ناقص پر توجہ کی نہین ضرورت بعد اسکے کہ صحت و وثوق کے ساتھ واقعہ اپنی جگہ ثابت ہو اور اسمین شک نہین کہ محدثین نے اس شرف کو حکیم بن حزام کیلئے صرف حضرت امیر المومنینؑ کا مرتبہ گھٹانے کیلئے تجویز کیا جیسا کہ اونکی عادت ہو۔

مولد علیؑ کی مکہ مین غلط نبیاد

زیادہ افسوس اس بات کا ہو کہ اختلاف کی خلیج حائل کرنیوالون نے قلمی جدوجہد مین ناکامیاب ہونے پر بھی دم نہ لیا اور حسد کے جذبے سے مجبور ہوکر مکہ کی پاک سرزمین پر "مولد علی" کے نام سے ایک عمارت کی نبیاد ڈالی تاکہ حاجیون مین ہر کہ و مہ اس کا گواہ ہوجائے کہ علی کی ولادت گاہ کو کعبہ کی چاردیواری سے کوئی تعلق نہین ہو وہ ایک علیحدہ مقام ہو جو مولد نبی سے متصل ہو۔

اگر تخریبی کوششون مین دونون صورتون کا موازنہ کیا جائے تو پہلی صورت سے زیادہ یہ دوسری صورت خطرناک تھی کاغذ پر دلیل و برہان کی کاٹ سے اعتراض کے نقوش مٹا دینے سے عمارت کی نبیاد کو متزلزل کردینا زیادہ دشوار ہو گو یہ عمارت اوسوقت سے آجتک باقی رہی اور ابن سعود نے اماکن متبرکہ کے آثار محو کرنیکے ساتھ اسکو بھی ڈھا دیا اور اخبارات مین اس خبر نے گردش کی کہ مولد علی بھی منہدم

کر دیا گیا" مگر جب مکہ مین یہ عمارت باقی تھی اوسوقت بھی خود نسبت دینے والون مین اسکا وقار نہ تھا اور اسکے خلاف قلم اٹھتے تھے گذشتہ اوراق مین ہم کہہ چکے ہین کہ قطب الدین حنفی نے کتاب الاعلام مین اس بے بنیاد خبر کو ادبھارا اور فاضل گجراتی نے اپنے قلم سے بنجکنی کی محرک بھی ہم مین سے تھے اور تکذیب کرنیوالے کا تعلق بھی ہمارے فرقہ سے نہین ہے یہی روش محمد جاراللہ بن محمد امین الدین بن ابوبکر بن ظہیرہ حنفی مکی نے بھی اپنی تصانیف مین اختیار کی ہے جب نظر تعمق سے دیکھیے کے بعد مصنف کے ضمیر کا پتہ چلتا ہے اگر مخالفت مین قلم اٹھا تو دبی زبان حق کی طرف بھی راہنمائی ہوئی یہ سہو ہوئی یا بین خیالات کے تذبذب کی دلیل ہین فاضل مذکور مکہ کی تاریخ اور وہان کے "مقامات متبرکہ کی فہرست دیتے ہوے لکھتے ہین۔

منہا مولد سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ وھو بالمحل المعروف بشعب علی وھو مقابل لمولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقیل انہ مولد علی رضی اللہ عنہ فی جوف الکعبۃ (جامع اللطیف)

از انجملہ مولد ہے ہمارے سردار علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کا وہ جگہ مشہور ہے کہ شعب علی کہا تھا جو مولد نبی کے روبرو واقع ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ اسبات مین انحصار ہے کہ اون حضرت کی ولادت گاہ بطن کعبہ ہے"

مولف کا یہ رویہ ہمارے مطلوب کا مزید ثبوت ہے کہ وہ شعب علی کا پتہ دینے کے بعد اس عبارت پر ہرگز تیار نہین ہین آپکے مولود کعبہ ہونے کو نظر انداز

کر دین کیا ان تمام تصریحات اور شواہد کے بعد بھی فاضل ابن روزبہان کا یہ کہنا صحیح ہے کہ علی کی ولادت کعبہ مین صرف شیعون مین مشہور ہے ؟

تمام بحث کا نتیجہ

یا

اسلام کے زبردست مورخین کا فیصلہ

یہ ہے کہ مولود کعبہ صرف علی مرتضیٰ ع کی ذات ہے اور اون کے سوا کوئی بھی کعبہ کی چار دیوار مین پیدا نہین ہوا حکیم بن حزام کی ولادت کا واقعہ سلسلہ سند مین ضعیف ہونے سے افسانہ سے زیادہ حیثیت نہین رکھتا خانہ کعبہ کے سوا کوئی اور مولد علی بن ابی طالب کا نہین ہے اور وہ بحمد اللہ آج بھی باقی ہے چار دانگ عالم کے تمام مسلمان خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہون حج مین اوسی کا طواف کرتے ہین ؎

طواف خانہ کعبہ از ان شد بر ہمہ واجب
کہ انجا در وجود آمد علی بن ابی طالب